سوال

حدیث (ان اللہ یحب الجمال) کا معنی کیا ہے ، اورخاص طورپر جمال سے کیا مراد ہے ؟ بعض لوگ اس حدیث سے خوبصورت عورتوں کی طرف دیکھنے اورخوبصورت چیز سے نفع حاصل کرنے پر استدلال کرتے ہیں ، توکیا اس کی وضاحت ہوسکتی ہے ؟

جواب

الحمد للہ

سوال میں مذکورہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا ، توایک شخص کہنے لگا آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اورجوتے اچھے ہوں ، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بلاشبہ اللہ تعالی خوبصورت ہے اورخوبصورتی کوپسند فرماتا ہے ، تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کیا جائے اورلوگوں کوحقیر اوراپنے آپ کواونچا سمجھا جائے) صحیح مسلم حدیث نمبر (131) ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا (بلاشبہ اللہ تعالی خوبصورت ہے اورخوبصورتی کوپسند فرماتا ہے) کپڑوں کی خوبصورتی کے متعلق حدیث میں سوال کیا گیا ہے تو یہ جملہ اسے اوراسی طرح ہر چیز کی خوبصورتی کوشامل ہے ۔

اور صحیح مسلم میں ہی حدیث نمبر (1686) میں ہے کہ (اللہ تعالی طیب پاک صاف ہے صاف ستھری چیز ہی قبول کرتا ہے ۔

اورسنن ترمذي میں ہے کہ (بلاشبہ اللہ تعالی اپنی نعمت کا اثراپنے بندے پر دیکھنا پسند کرتا ہے) سنن ترمذي حدیث نمبر (2963) امام ترمذی رحہ اللہ تعالی نے اس حدیث کوحسن صحیح قرار دیا ہے ۔

ابوالاحوص جشمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پھٹے پرانے لباس میں دیکھا توفرمانے لگے کیا تیرے پاس کوئی مال ہے تومیں نے جواب دیا جی ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون سا مال ہے ؟ تومیں نے جواب دیا اللہ تعالی نے مجھے اونٹ بکریاں وغیرہ دیں ہیں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے تواس کی نعمت اورکرم کا تجھ پر اظہار ہونا چاہیے ۔ مسند احمد حدیث نمبر (15323) سنن ترمذي حدیث نمبر (1929) سنن نسائی حدیث نمبر (5128) ۔

تواللہ سبحانہ وتعالی یہ پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندے پر اس کی کی ہوئی نعمت کا اثر نظر آئے کیونکہ یہ اس جمال اورخوبصورتی میں سے ہے جسے اللہ تعالی پسند فرماتا ہے اورپھر یہ باطنی طورپر بھی یہ جمال اورخوبصورتی ہے کہ اس کی نعمت کا شکر ادا کیا جائے ، تواس لیے واجب اورضروری ہے کہ ظاہری جمال اورخوبصورتی نعمت کے ساتھ ہو اورباطنی جمال اورخوبصورتی اللہ تعالی کی نعمت پر اس کا شکر ادا کرکے ہو ۔

اوراللہ تعالی نے جمال وخوبصورتی سے اپنی محبت اورپسندیدگی کی بنا پر ہی اپنے بندوں پر لباس وزینت کا نزول فرمایا جس سے وہ اپنے ظاہر کوخوبصورت اورتقوی سے اپنے باطن کوخوبصورت بناتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالی نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

اے بنو آدم ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا فرمایا جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا اور موجب زینت بھی ہے اور تقوے کا لباس اس سے بڑھ کر ہے الاعراف (26) ۔

اور اللہ تعالی نے اھل جنت کے بارہ میں فرمایا :

اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی ، اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمایا الدھر (11-12) ۔

تو اللہ تعالی نے ان کے چہروں کو تروتازگی اور باطن کو خوشی اور سرور اور ان کے جسموں اور بدنوں کو ریشم سے جمال اور خوبصورتی عطا فرمائی ، اور وہ اللہ تعالی جس طرح اقوال و افعال اور لباس اور شکل و صورت میں خوبصورتی و جمال کو پسند فرماتا ہے ، اسی طرح وہ قبیح اور برے افعال و اقوال اور لباس و شکل سے بغض اور ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے ، اور اللہ تعالی قبیح قسم کے لوگوں اور قباحت سے بغض اور جمال و خوبصورتی اور اس اسے پسند کرنے والے لوگوں سے محبت کرتا ہے ۔

تو اس موضوع میں اب دو گروہ بن چکے ہیں :

ایک گروہ تو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے جو کچھ بھی پیدا فرمایا ہے وہ سب خوبصورت ہے ، تو اللہ تعالی ہر اس چیز کو پسند کرتا ہے جسے اس نے پیدا فرمایا تو ہم اس کی ساری مخلوق سے محبت کرتے ہیں اور کسی سے بھی بغض نہیں رکھتے ،

ان کا کہنا ہے کہ : جس نے بھی اس ناحیہ سے کائنات کو دیکھا تو وہ اسے خوبصورت ہی دیکھے گا ۔

اور ان لوگوں کے دلوں سے تو اللہ تعالی کے لیے غیرت ہی ختم ہو چکی ہے اور اسی طرح اللہ تعالی کے لیے کسی سے بغض رکھنا اور اللہ تعالی کے لیے ہی کسی سے دشمنی کرنا اور برائی کو دیکھ کر اسے روکنا بھی ان کے دلوں سے ناپید ہو چکا ہے ، اور اسی طرح جھاد اور حدود اللہ کا قیام بھی نہیں پایا جاتا ۔

اور یہ گروہ عورتوں اور مردوں کی خوبصورتی کو ہی وہ خوبصورتی بنا بیٹھے ہیں جسے اللہ تعالی پسند فرماتا ہے ، تو یہ اپنے فسق کی ہی عبادت میں لگے ہوئے ہیں ، اور بعض نے اس حد تک غلو کر لیا ہے کہ وہ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ ان کا معبود ان صورتوں میں ظاہر ہوتا اور ان میں حلول کر جاتا ہے ۔

اور ان کے مقابلہ میں دوسرا فریق یہ کہتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالی نے حسین و جمیل شکلوں والوں اور مکمل اور تمام الخلقت رکھنے والوں کی مذمت کی ہے ، تو منافقوں کے باوہ میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور جب آپ انہیں دیکھیں گے تو ان کے جسم خوشنما معلوم ہونگے المنافقون (4) ۔

اور اللہ رب العزت کا یہ بھی فرمان ہے :

ہم تو ان سے پہلے بہت ساری جماعتوں کو غارت کر چکے ہیں جو ساز و سامان اور مناظر میں ان سے بڑھ چڑھ کر تھیں مریم (74) ۔ یعنی مال اور منظر کے اعتبار سے خوشنما تھیں ۔

اور صحیح مسلم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کیا گیا ہے کہ : (بلاشبہ اللہ تعالی صورتوں اور اموال کی طرف نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (4651) ۔

اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

(سادگی ایمان کا حصہ ہے) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4108) سنن ابو داود حدیث نمبر (3630) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ۔

تواس نزاع کا فیصلہ یہ ہے کہ اس طرح کہنا چاہیے :

شکل وصورت اورلباس میں جمال وخوبصورتی کی تین اقسام ہیں ، ایک قسم تو محمود ہے اوردوسری مذموم اورتیسری نہ محمود اورنہ ہی مذموم ۔

وہ جمال اورخوبصورتی جوقابل ستائش ہے : وہ ہوگی جواللہ تعالی کےلیے اوراس کی اطاعت میں مدد ومعاون اوراللہ تعالی کے اوامر کی تنفیذ وقبول کرنے کےلیے ہو جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفود کے استقبال کےلیے جمال وخوبصورتی اختیار کیا کرتے تھے ، اس کی نظیر لڑائی اورجنگ میں لڑائی کےلیے آلات حرب پہننا اورجنگ میں ریشمی کپڑے پہننے اوراس میں تکبر کرنا یہ اس وقت محمود اورقابل ستائش ہوگا جب یہ اعلاء کلمۃ اللہ اوردین اسلام کی نصرت اوردشمنان اسلام کے غیظ غضب کےلیے ہو ۔

جمال مذموم : وہ جمال اورخوبصورتی مذموم ہوگی جودنیا اورریاست وسرداری کے حصول اورفخر وتکبر اورشہوات کا وسیلہ ہواوربندے کا مقصد اورغایت خوبصورتی وجمال بن جائے ، کیونکہ بہت سارے لوگوں میں یہی چیز پائی جاتی ہے اوران کی یہی تمنا ہوتی ہے ۔

اوروہ خوبصورتی وجمال نہ تو محمود اورنہ ہی مذموم ہوگی جس میں مندرجہ بالا مقاصد اوراوصاف نہ پائے جائیں ۔

مقصد یہ کہ حدیث دو عظیم اصول پر مشتمل ہے ایک تو معرفت اوردوسرا سلوک ہے ۔

تواللہ تعالی کی معرفت اس جمال وخوبصورتی سے ہوگی جس کی مثل کوئی بھی نہیں ، اوراللہ تعالی کی عبادت بھی اس حسن وجمال سے ہوگی جسے اللہ تعالی پسند فرماتا ہے اوروہ اقوال واعمال اوراخلاق کا جمال وخوبصورتی ہے جوکہ اللہ تعالی کوپسند ہے ، تواللہ تعالی کی عبادت کرنے والے پرواجب اورضروری ہے کہ وہ اپنی زبان کوسچ اوردل کواخلاص اورمحبت اوراطاعت اورتوکل کے زیور سے حسین جمیل اورخوبصورت بنائے ۔

اوراپنے اعضاء کواطاعت اوراپنے بدن کولباس پہن کراس کی نعمتوں کا ظاہر کرکے اوراسے نجاست اورمیل کچیل اورگندے بالوں سے پاک صاف کرکے اور : ختنہ کروا کراورناخن کاٹ کرخوبصورت اورحسین جمیل بنائے ۔

تواللہ تعالی کواس کے وصف جمال سے پہچانے اوراس کی عبادت بھی جمال اورخوبصورتی کے ساتھ کرے جوکہ اس کی شرع اوردین ہے ، تواس حدیث نے دو عظیم قاعدے معرفت اورسلوک جمع کردیے ہیں ۔ الفوائد (185/1) ۔

کہاں اس حدیث کے عظیم معانی اورکہاں خواہشات کے پیروکاروں کی گمراہی وضلالت جوکہ اپنے برے اورغلط مقاصد کوپورا کرنے کےلیے منحرف قسم کی سوچ اور سمجھ رکھتے ہیں اور اس حدیث سے سمجھتے ہیں ۔

ہم اللہ تعالی سے عافیت کے طلبگار ہیں ، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں برسائے ، آمین یارب العالمین ۔

واللہ تعالی اعلم .